قرآن مجید میں مستعمل
بعض معرّب الفاظ کی تحقیق

درہم و دینار

ف۔ عبدالرحیم

یہ دونوں لفظ قرآن مجید میں ایک ایک بار آئے ہیں۔ درہم سورہ یوسف میں حضرت یوسفؑ کے بیچے جانے کے سیاق میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ (یوسف: ۲۰)	انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر چند درہموں کے عوض اسے بیچ ڈالا۔

دینار سورہ آل عمران کی ۷۵ ویں آیت میں آیا ہے۔ اہل کتاب کے بارے میں ارشاد باری ہے:

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهٖٓ إِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ	اہل کتاب میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کو مال و دولت کا ایک ڈھیر بھی دے دو تو وہ تمہارا مال تمہیں ادا کر دے گا اور کسی کا حال یہ ہے اگر تم اسے ایک دینار بھی دو تو وہ اسے ادا نہیں کرے گا الا یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو جاؤ۔

درہم و دینار دونوں رومی سکے تھے جو زمانہ جاہلیت سے عرب میں رائج تھے۔ درہم چاندی کا تھا اور دینار سونے کا۔

مفسرین نے ان دونوں لفظوں کی اصل کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے۔ البتہ علماء

لغت نے ان کی لغوی تحقیق کی ہے۔

درہم :

مشہور عالم لغت ابن درید اپنی کتاب 'جمہرۃ اللغۃ' میں اسے معرّب بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ "عرب اس کو قدیم زمانے سے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں"۔[۱]

جوالیقی نے بھی اپنی کتاب "المعرّب" میں یہی بات کہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

درهم معرّب وقد تكلمت به العرب قديماً إذ لم يعرفوا غيره والحقوه بهجرع[۲]	درہم معرّب ہے۔ عرب قدیم زمانے سے اسے بولتے آرہے ہیں کیونکہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ انہیں معلوم نہیں تھا۔ اس لفظ کو انہوں نے ہِجْرَع کا ہم وزن بنالیا۔

یہ لفظ کس زبان سے ماخوذ ہے اس کے بارے میں انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔ البتہ 'صحاح' میں جوہری نے اسے فارسی بتایا ہے۔[۳] 'لسان العرب' کے مولف ابن منظور نے بھی اسے اصلاً فارسی بتایا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

الدرهَم والدرهِم لغتان، فارسي معرّب، ملحق ببناء كلامهم فدرهَم كهجرع ودرهِم كجعفرد[۴]	لفظ درہم ھ کے فتحے اور کسرے کے ساتھ دونوں ہی طرح بولا جاتا ہے۔ یہ لفظ فارسی ہے جو عربی میں لے لیا گیا ہے۔ دونوں صیغے عربی زبان کے اوزان کے موافق ہیں۔ چنانچہ درہَم ھِجرَع کے وزن پر ہے اور درہِم جعفرد کے وزن پر۔

علما لغت کا یہ قول کہ درہم فارسی سے ماخوذ ہے ایک حد تک درست ہے کیونکہ یہ لفظ گو کہ فارسی نہیں ہے مگر عربی میں فارسی ہی کی وساطت سے آیا ہے۔ جدید فارسی میں یہ لفظ درہم کی شکل میں بھی پایا جاتا ہے۔ پہلوی میں اس کی دو شکلیں پائی جاتی ہیں دِرَہم اور دُرَخم۔

دراصل یہ لفظ یونانی ہے۔ یونانی میں اس کی اصل δραχμή (درخمے) ہے جو پہلوی میں پہلے دِرُخم بنی پھر درہم

دینار :

دینار کے بارے میں ابن درید اپنی کتاب 'جمهرة اللغة' میں کہتے ہیں :

والدینار فارسی معرب واصله دنّار	دینار فارسی سے عربی میں ماخوذ ہے۔ اس
وهو إن كان معرّباً فليس تعرف له	کی اصل دنّار ہے۔ اگرچہ یہ معرب ہے لیکن
العرب اسماً غير الدينار فقد صار	عرب اس کے لیے کوئی دوسرا لفظ نہیں جانتے
كا لعربي وكذالك ذكره الله تعالىٰ	اس لیے وہ بالکل عربی ہی کی طرح ہو گیا ہے
في كتابه لأنه خاطبهم بما عرفوا۔۔۔[۵]	اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب
	میں استعمال کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عربوں
	کو اسی زبان میں مخاطب کیا ہے جسے وہ
	جانتے تھے۔

'لسان العرب'، کے مولف نے بھی اسے فارسی سے ماخوذ بتایا ہے[۶]۔ 'معردات غریب القرآن' کے مولف راغب اصفہانی نے بھی اسے فارسی بتایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فارسی زبان میں اس کی اصل "دین آر" ہے یعنی شریعت اسے لے آئی ہے[۷] ان کا یہ قول درخور اعتنا نہیں۔

جوالیقی نے بھی اپنی کتاب 'المعرّب' میں اسے معرب بتاتے ہوئے ابن درید کا مذکورہ بالا قول نقل کیا ہے[۸]۔ جلال الدین سیوطی نے بھی 'اتقان'[۹] اور 'مہذب'[۱۰] میں اسے قرآن مجید میں مستعمل ہونے والے معرب الفاظ میں شامل کیا ہے۔

حقیقت میں دینار لاطینی لفظ ہے اور اس کا امکان ہے کہ یہ لفظ بھی درہم کی طرح عربی میں فارسی کی وساطت سے لیا گیا ہو۔

لاطینی میں دینار کی اصل denarius ہے جو لفظ deni سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "دس دس"۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ دینار میں پہلے دس آس (as) ہوتے

تھے اور یہ آس تانبے کا سکہ تھا۔ دینار کا لفظ لاطینی سے یونانی میں بھی منتقل ہوا چنانچہ یونانی میں اس کی شکل δηνάριον (دیناریون) ہے۔

حواشی

۱ے ابن درید، جمہرۃ اللغۃ، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، ۳/۳۶۸

۲ے جوالیقی، المعرب، تحقیق احمد شاکر، ص۔ ۱۴۸

۳ے جوہری، الصحاح،

۴ے ابن منظور، لسان العرب، الدار المصریۃ للتالیف والترجمۃ، ۱۵/۸۹

۵ے جمہرۃ اللغۃ، ۲/۲۵۸

۶ے لسان العرب، ۵/۳۷۸

۷ے راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، البابی الحلبی، ۱۹۶۱، ص ۱۷۲

۸ے المعرب، ص ۱۲۹

۹ے جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، البابی الحلبی، ۱۹۰۱، ۱/۱۲۸

۱۰ے جلال الدین سیوطی، المہذب فیما وقع فی القرآن من المعرب، تقدیم وتحقیق الدکتور التہامی الراجی الہاشمی، صندوق احیاء التراث الاسلامی، المغرب، ص ۸۸۔